23 اکتوبر 2006
عزیزی محترم وزیراعظم
قومی علمی کمیشن رسائی معیار اور دیگر معاملات سمیت اسکولی تعلیم کے متعدد معاملات کی جانچ کررہا ہے- ہماراخیال ہے کہ معیاری تعلیم کو عام بنانے کا عمل ترقی اور ہندوستان کو ایک ذی علم معاشرہ بنانے کی سمت کم از کم لازمی شرط ہے- ہم اسکولی تعلیم سے متعلق متعدد معاملات کے سلسلے میں صلاح و مشورے کررہے ہیناور بعد میں اس سلسلے میں سفارشات پیش کریں گے-
تاہم اس مرحلے پر ہم مرکزی حکومت کی حالیہ پیش قدمی کا خصوصی حوالہ دینا چاہتے ہیں جس کے تحت اس نے ریاستی محکمہ ہائے تعلیم کے سکریٹریوں کوحق تعلیمی بل بھیجا ہے اسکے ساتھ ہی ریاستی حکومتوں کو بل نافذ کر نےکے لئے ترغیبات دینے کا وعدہ بھی کیا گیا ہے - ہم نے اس بل پر غور کیا ہے اور متعدد ماہرین اور ماہرین تعلیم سے مشورہ کیا ہے- ہمارا خیال ہے کہ ماڈل میں کئی نظریات سے خامیاں ہیں اور سب سے اہم بات یہ کہ اس قسم کے قانون پرآیئنی ترمیمی آرٹیکل 21-اے میں کی گئی عہد بستگی کے تحت مرکزی حکومت کو عمل کرنا چاہئے- ہمیں اعتراف ہے کہ وفاقیت کے بارے میں تشویشات ہو سکتی ہیں کیونکہ اسکولی تعلیم موجودہ حالت میں ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے-
تاہم ہمارا خیال ہے کہ یہ معاملہ مناسب مرکزی قانون کے ذریعہ حل کیا جاسکتاہے جس میں مندرجہ ذیل تجاویز کو پیش نظر رکھا جائے:
1. مرکزی قانون: قومی سطح پر قانون کی ضرورت حق تعلیم کی توثدیق کے لئے ہے جس کو آڑیکل 21 اے کے تحت لازمی بنیادی حق بنایا گیاہے- چونکہ اس کا انحصاراس بات پر نہیں ہوسکتا کہ کس ریاست میں کوئی شہری رہتا ہے اس لئے ریاستی حکومت کوبھیجا گیا ماڈل بل حکومت ہند کی آئینی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے- اس لئے پنچایتی راج (ترمییمی) ایکٹ کی طرز پر مرکزی قانون وضع کیا جاناچہیئے -اس قانون کے تحت ریاستوں پر زور دیاجاناچاہئے کہ وہ ایک مخصوص مدت کے اندر حق تعلیمی بل نافذ کریں-اس سلسلے میں ابتدائی مالی ذمہ داری مرکزی حکومت کے کاندھوں پر ہوگی-

2. مالی ذمہ داری: حق تعلیم کے بل کو یقینی بنانے کے لئے مرکزی حکومت کو بڑی مقدار مں اضافی رقوم فراہم کرنی چاہیں- اس کے لئے مرکزی قانون میں مالی امداد کا اہتمام ہونا چاہئے- جس کے ذریعہ مرکزی حکومت ریاستی حکومتوں کے ساتھ پرارتھمک شکشا کوش کے محصولات میں اشتراک کرسکے اور تمام بچوں کے واسطے حق تعلیم کو یقینی بنانے کےلئے درکار اضافی وسائل فراہم کرے سکے- بنیادی تعلیم کو عام کرنے کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مطلوبہ اضافی وسائل کےحالیہ تخمینے مجموعی گھریلو پیداوار کا 8 سے 2.5 فیصد کے درمیان ہیں اگرچہ اس کا انحصار استعمال کیے گئے پیمانے پر ہے- تاہم ان تخمینوں کے حساب سےکمازکم مالی وسائل درکار ہیں کیونکہ یہ متعدد ریاستوں میں پہلے ہی سےآفاقی نشانے کے قریب ہیں اوردوسری ریاستوں میں بھی سروشکشا ابھیان کے تحت کافی پیش قدمی ہوئی ہے-
3. معینہ مدت: ریاستی سطح کے قانون کو ایک مدت متعین کرنی چاہئے جس کے اندر مناسب معیار کی آفاقی تعلیم کو حاصل کیا جائے- ترجیحا تین سال کے اندر- ان تجاویز کو وضع کرنے اور روبہ عمل لانے کے لئے اس ماڈل بل میں کوئی مدت متعین نہیں کی گئی ہے-
4. قواعد اور معیارات کا تعیین: تعلیم کے کم از کم معیار کو یقینی بنانے کے واسطے قواعد کا تعین بہت ضروری ہے جن کا اطلاق تمام اسکولوں پر ہو- اس ماڈل بل میں ایسے قواعد کا تعین نہیں کیا گیا ہے- اس میں اسکولوں کے ذریعہ فراہم کی جانے والی تعلیم کے کم از کم معیارکا بھی تعین نہیں کیا گیا ہے-اس میں مساوی تعلیم کا ذکر تو ہے لیکن معیار کے لئے پیمانوں کا تعین نہیں کیا گیا ہے-

اگرچہ معیار کی یقین دہانی کرنا ایک پیچیدہ امر ہے لیکن بنیادی ڈھانچے، اسکولوں میں طالباءکی تعداد کے حساب سے اساتذہ کی تعداد ، تدریسی طریقے اور دیگر سہولیات وغیرہ سے متعلق قواعد کا اطلاق لازمی شرط ہونا چاہئے-
5. اساتذہ کی تقرری کے پیمانے: تعلیم کے معیار کو یقینی بنانے کے لئے اساتذہ کا کردار نہایت اہم ہے- اس لئے اساتذہ کی تقرری کے لئے کم از کم لیاقت کے بارےطے شدہ لیکن لچکدار قوائد کی سخت ضرورت ہے-ماڈل بل میں استادکے لئے کوئی پیمانہ یا کوائف کا ذکر نہیں ہے اور ترقی کے لئے ملازمت کے دوران اساتذہ کی تربیت کی ضرورت محسوس کی گئی ہے- ایک استاد کی تعریف صرف اتنی ہے کہ " ایک شخص جو کلاس میں درس دے"- البتہ اس کے لئے بھی اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ استاد کی لیاقت اور تربیت کے فوائد طے کیے جائیں-

6. کوئی بھی حق بشمول حق تعلیم صرف اس صورت میں بامعنی ہوسکتا ہے جب اس میں انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی آیئنی صلاحیت ہو- البتہ ریاستی سرکاروں کو بھیجے گئے ماڈل بل میں

اس کی ذمہ داری بچے کے والدین اور اس کے گارجین پر ڈالی گئی ہے- مختلف سطحوں پر حکومت کی ذمہ داری طے ہونی چاہئے اور اس کو آیئنی بنایا جانا چاہئے- اس ضمن میں قومی روزگار گارنٹی قانون (NREGA) کی مثال دی جاسکتی ہے-

7. تدار کی طریقہ کار: آیئنی جواز کو یقنی بنانے کے لئے ایک تدار کی طریقہ کار وضع کرنا چاہئے اور، حق تلفی کی صورتمیں، طلباء یا والدین کے لئے مناسب طریقہ کار بنایا جانا چاہئے-
8. آفاقی اسکولی تعلیم: اسکولی تعلیم سب کو مہیا کرائی جانی چاہئے جس میں معذور اور خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کے ساتھ غیر مراعات یافتہ ہے، زمین اور اقلیتی برادریوں کے بچے بھی شامل ہوں- سرکاری نظام کے تحت دی جانے والی اسکولی تعلیم سب کے لئےیکساں ہونی چاہئے- مختلف سماجی اقتصادی یا ثقافتی بیک گراونڈ سے آنے والے بچوں کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہئے- ماڈل بل میں اسکولی تعلیم کے دو متفرق اسکولی نظامنوں کی تجویز سے نفاق کی صورتحال پیدا ہوسکتی ہے- اس مجوّزہ بل میں غیر مراعات یافتہ طبقے سے تعلق رکھنے والے بچوں کے لئے الگ اسکولی نظام قائم کرنےکی تجویز پیش کی گئ ہے جس میں انکو اسکول کی رسمی سی تلعیم فراہم کی جاۓگی نہ کہ باقائدہ لازمی اسکولی تعلیم-
حقیقتا ہر معاملے میں اسکول نظام میں اتنی لچک ہونی چاہئے کہ وہ طلباء کی خصوصی ضروریات پوری کرسکے-
ہم مذکورہ بالا نکات کے بارے میں تفصیلی جواز پیش کرنا چاہیں گے- قومی علمی کمیشن اسکولی تعلیم کے با رے میں متعلقہ افراد سے صلاح مشورےے میں مشغول ہے اور اس سے متعلقہ دیگر امور کا بھی جائزہ لے رہا ہے- ہم ان معاملوں پر اپنی توجہ مرکوز کررہے ہیں جن سے سب کے لئے بہتر معیار کو یقنی بنایا جاسکے؛ علاقائی طبقوں کے ذریعہ اپنائے گئے طریقے اور ادارہ جاتی بنیادی ڈھانچے جو اسکولی تعلیم کو بہتر بنانےمیں معاون ہوں ، یکساں اسکولی تعلیم پا پڑوسی اسکولوں سے متعلق مسائل، اساتذہ کی وافر تعداد اور معیار کی یقین دہانی کی جاسکے خصوصا متعین علاقوں میں وغیرہ وغیرہ- ہم اسکولی تعلیم کے بارے میں مستقبل قریب میں زیادہ مفصل سفارشات پیش کریں گے-
شکریہ نیک خواہشات کے ساتھ
سیم پترودا
چئیرمین
قومی علمی کمیشن
نقل برائے ملاخطہ جناب ارجن سنگھ وزیر ترقی انسانی وسائل
جناب مونٹیک سنگھ آہلووالیہ، ڈپٹی چئیرمین، منصوبہ بندی کمیشن